REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۲۵

شمارہ ۷

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۱۱ر صفر ۱۳۹۶ ہجری ۱۲ر تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ۱۲ر فروری ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۱ر جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اب پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کیساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

قادیان ۹ر تبلیغ (فروری)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۹ر تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ البتہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کو ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف بدستور چل رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین ٭

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۹ر صلح (جنوری) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۹ر صلح (جنوری) آج بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے اب جماعتِ احمدیہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے چنانچہ گذشتہ تین سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک سے ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے احمدی جماعتوں کے وفود جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ اس دفعہ بھی یہ وفود آئے۔ جن میں سے سب سے بڑا وفد امریکن احمدیوں کا ہے جو ۴۱۔ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ وفد آج نمازِ جمعہ کے بعد واپس روانہ ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا: میں ساری جماعت کے لئے بالعموم اور اس وفد کے لئے بالخصوص مختصراً چند باتیں آج کہنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے بتایا کہ ربّ العالمین پر ایمان لانے والے افراد کی مختلف اقسام ہوتی ہیں:-

(۱) وہ خوش قسمت لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد استقامت کے ساتھ صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس راہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ (۲) وہ کمزور افراد جو اپنی کمزوریوں کے باوجود تعاونوا علی البرّ کے ماتحت ایک دوسرے کی تربیت و اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اور بالآخر مخلصین کے پہلے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ (۳) بعض لوگ روحانی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کی صحبت ان پر اچھا اثر کرتی ہے۔ لیکن بُرے لوگوں کی صحبت کا اثر بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

ہر آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے۔ اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرضکہ ہر آن اور ہر پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے بے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش

یہ "مُسلمان" اور "وُہ حاجی"!

ہندوستان کے تاریخی شہر جھانسی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "انکشاف" کا پرچہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے خصوصی کالم میں "ہمارے معاشرتی مسائل" کے زیرِ عنوان اس وقت کے مسلمانوں کی عملی ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے معاصر لکھتا ہے:-

"جب ہم یہ سُنتے ہیں کہ فلاں مسلمان چوری کرتے پکڑا گیا۔ فلاں مسلمان جُوا کھیلتے پکڑا گیا —— فلاں مسلمان قتل کے الزام میں جیل پہنچا۔ فلاں مُسلمان اغواء یا زنا کے الزام میں ماخوذ ہوا۔ وغیرہ وغیرہ تو ہمیں انتہائی افسوس ہوتا ہے۔ افسوس اس لئے نہیں ہوتا کہ اب ایک مُسلمان بے عزت ہوگا۔ اس پر مقدمہ چلے گا۔ سزا یا پھانسی ہوگی۔ اس کے گھر والے پریشان ہوں گے — بلکہ افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ خداوندِ کریم نے مسلمان کو کس لئے اِس دُنیا میں بھیجا ہے۔ اور وہ کر کیا رہا ہے؟ کیا خداوند کریم نے مسلمان کو دُنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ وہ جُوا کھیلے۔ چوری کرے۔ ڈاکے ڈالے۔ زنا اور اغواء کرے۔ انسان کا خُون ناحق بہائے۔ حق تلفیاں کرے؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً ہے تو ہم مُسلمانوں سے پُوچھتے ہیں کہ وہ یہ سب خرافات اور جرائم کیوں کرتے ہیں؟ حکومت کے لئے "لاء اینڈ آرڈر" کا مسئلہ کیوں پیدا کرتے ہیں؟ خداوند کریم نے انہیں 'خیرِ اُمّت' بنا کر دُنیا میں بھیجا ہے۔ وہ خیرِ اُمّت کی بجائے "قہرِ اُمّت" کیوں بن گئے ہیں۔ کیا انہیں اس بات کا خیال نہیں رہا کہ اُنہیں ایک دن اِن سب باتوں کا حساب دینا ہوگا۔ دُنیاوی ذلت کے ساتھ آخرت کی باز پُرس اور سزا سے دوچار ہونا پڑے گا؟ جس کام (گُناہ) کے سوچنے تک کو منع کیا گیا۔ وہ، وہ کام کرنے کی جرأت کیسے کر لیتا ہے؟ اسلام کوئی عارضی مذہب نہیں کہ بُرائیاں اس میں اپنا گھر کر لیں۔ اسلام ایک ابدی اور آفاقی مذہب ہے۔ اس کے پیغمبر نے دین کو مکمل کیا اور قرآن کو مستقل طور پر مشعلِ ہدایت بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا۔ مُسلمان اس نور سے روشنی حاصل کیوں نہیں کرتا؟

دراصل مسلمانوں میں مجرمانہ ذہنیت اور گناہ آلود زندگی کا رجحان اُن کے معاشرے اور ماحول کی خرابی کا نتیجہ ہے۔ ہم لوگ جو ایک طرح بزرگ ہی ہیں۔ اپنے طور طریقے بدلنے کو تیار نہیں ہیں۔ مثل مشہور ہے خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔ ہم نے اپنے کردار و عمل سے اپنے بچّوں کے سامنے وہ ماحول پیدا ہی نہیں کیا جو اُنہیں حقیقی معنوں میں اسلامی زندگی گزارنے کا اہل بناتا۔ ہم خود انتہائی غلط اعمال، کردار اور رسُومات کے پیکر بنے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا جو ڈھنگ ہمارے ہیں وہی ڈھنگ ہماری نسلوں کے بن رہے ہیں۔

بہرحال ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ایک دن ہمارے محاسبہ کے لئے مقرر ہے۔ اور وہ دِن ہے یومِ آخرت — اسی روز ہم سے نہ صرف ہمارے کردار و عمل کا محاسبہ ہوگا۔ بلکہ اپنی نسلوں کو گمراہ کرنے کی ذمّہ داری ہمارے اُوپر عاید ہوگی۔

ہم آج مُسلمانوں سے مخاطب ہیں۔ اِس لئے اُن سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے طور طریقے بدلیں۔ خود بھی جُرم و گناہ کی زندگی سے دُور رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس سے دُور رکھنے کی ہر ممکن سعی کریں۔"

(۲)

اور اب ہمسایہ مُلک کے "قانونی مُسلمانوں" میں سے اُن حاجی صاحبان کے کردار کا بھی مطالعہ کرلیں جن کو وہاں کے شعبۂ حج و اوقاف نے بڑی چھان بین کے بعد حج بیت اللہ شریف کے لائق قرار دے کر ویزا اور سفر کی دُوسری سہولتیں مہیا کیں۔ ان میں سے بیشتر کس نوعیت کے افراد تھے اور کس غرض سے وہاں تشریف لے گئے تھے۔ یہ ساری تفصیل پاکستانی اخبار کی حسب ذیل خبر سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہے:-

"کراچی۔ ۳۰ دسمبر (پ۔پ) فریضہ حج ادا کر کے واپس آنے والے حاجیوں سے ابھی تک چار لاکھ روپے سے زیادہ کا غیر مُلکی سامانِ تعیش اور کپڑا پکڑا گیا ہے۔ حاجیوں کے چار جہاز ابھی تک کراچی پہنچے ہیں۔ جو سامان حاجیوں سے پکڑا گیا اس میں ۱۵ ہزار گز غیر مُلکی ریشمی کپڑا ۲۲۹ ریڈیو۔ ۲۷ ریفریجریٹر۔ دُھلائی کی چھ مشینیں۔ سلائی کی ۹ مشینیں ۲۳ ٹی وی سیٹ۔ ۲۱ میکرو گرینڈر شامل ہیں۔ کسٹمز حکام نے یہ کارروائی حکومت کی ہدایت پر کی ہے واضح رہے کہ حاجی اپنے ساتھ دوسو روپے کی مالیت کا سامان کلائی کی ایک گھڑی۔ ٹائم پیس۔ ایک ٹائپ رائٹر۔ مذہبی کتابیں اور تصاویر وغیرہ لا سکتے ہیں۔"

(روزنامہ مشرق مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

کیا یہ حاجی ہیں جو خُدا کی رضا حاصل کرنے بیتِ عتیق پہنچے تھے یا دُنیادار سمگلروں کا گروہ تھا جو ایک مُلک سے دُوسرے مُلک میں ایسے ویسے سامان منتقل کرنے کا دھندا کیا کرتا ہے؟ کونسی بات درست ہے؟ اپنی حالت تو بس یہی ہے کہ ؎

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیئے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیئے

(۳)

تصویر کے مذکورہ دونوں ہی رُخ ہر اسلام پسند کے لئے بلاشبہ نہایت درجہ کرب انگیز ہیں۔ اور اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ مدّت ہوئی مولانا حالی اسی قسم کے مُسلمانوں کی ابتر حالت کو دیکھ کر مرثیہ لکھ چکے اور شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے اپنی مشہور نظم جوابِ شکوہ میں جب یہ کہا کہ ؏

اُمّتی باعثِ رُسوائیٔ پیغمبر ہیں

تو غالباً ایسے ہی مُسلمانوں یا دُنیادار حاجیوں کی طرف ہی اشارہ تھا!! اب کہاں ہیں وہ نام نہاد علماءِ زمانہ جو اِس بات کا شور مچاتے نہیں تھکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب ہر قسم کے مُصلحین کی آمد کا سلسلہ قطعی طور پر بند ہوگیا جو کوئی اُمّت کے فساد و بگاڑ کے وقت کسی مصلحِ ربّانی کی آمد کا ذکر بھی کر بیٹھے یا امام مہدی و مسیح موعود کی آمد کی نشان دہی کر دے اُسے دائرۂ اِسلام سے خارج سمجھو۔ باوجود کلمہ گو ہونے کے اُسے بس "غیر مُسلم" ہی کہو۔ آخر اُمّتِ محمدیہ میں کسی مُصلح کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ علماء حضرات کا وجود بسا غنیمت ہے۔ یہی تو انبیاء کے وارث ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کبھی بھی ربّانی مُصلح کی ضرورت نہیں۔ اصلاحِ اُمّت کے سب کام اُنہیں کے ذریعہ ہوتے چلے جائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن واقعات نے بتا دیا اور پیش آمدہ حالات نے واضح کر دیا کہ "اصلاحِ اُمّت" کا کام علماء سے ہونا ممکن ہی نہیں۔ جس حالت کو اس وقت کا مسلمان پہنچ چکا ہے، اُس کو بدلنا علماء کے بس کا روگ نہیں۔ یہ زمرہ تو قطعی بے اثر ہوچکا ہے۔ اگر علماءِ زمانہ کی باتوں میں، اُن کے اپنے کردار میں کچھ اثر و جذب ہوتا تو مُسلمانوں کی عملی حالت اِس قدر دِگرگوں نہ ہوگئی ہوتی۔ اِس لئے پوچھنے والا بجا طور پر علماءِ زمانہ سے پُوچھ سکتا ہے کہ حضرات! آپ لوگ جو عامّۃ المسلمین کی قیادت کا دعوےٰ کرتے رہے ہیں اور ہر جگہ مسلمانوں کے سالارِ کارواں بنے بیٹھے تھے۔ بتایئے! آپ کے ہوتے ہوئے مُسلمانوں کے دِلوں سے متاعِ ایمان کیونکر لُٹ گیا؟ آج ہر مُسلمان اُن میں سے ایک ایک عالم کے کندھے کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر دریافت کرنے میں حق بجانب ہے کہ ؎

تُو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر، یہ بتا کہ قافلہ کیوں لُٹا
ہمیں رہزنوں سے غرض نہیں، تری رہبری کا سوال ہے

آج اس بات کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کہ مُسلمانوں کے دِلوں سے متاعِ ایمان کب اور کیسے لُوٹ لی گئی۔ سوال تو علماءِ زمانہ کی قیادت کا ہے کہ وہ جو اپنے حلوے مانڈے چلانے کے لئے طرح طرح کے پاپڑ بیلتے رہے۔ جب کبھی کسی جانب سے نیکی کی آواز آئی۔ اصلاحِ احوال کی صحیح سمت کی نشان دہی ہونے لگی، علماء کا یہ گروہ اُٹھا اور "وَالْغَوْا فِيْهِ" کے پُرانے اور آزمودہ نسخے پر خود بھی عمل کیا اور اپنے چیلوں چانٹوں کو بھی اسی کا سبق دیا۔

کس قدر عبرت انگیز ہیں معاصر "انکشاف" کے الفاظ کہ مُسلمان جن کو خداوندکریم نے خیرِ اُمّت بنا کر دنیا میں بھیجا ہے وہ خیرِ اُمّت کی بجائے "قہرِ اُمّت" کیوں بن گئے ہیں؟ اسی طرح یہ کہ "مسلمانوں میں مجرمانہ ذہنیت اور گناہ آلود زندگی کا رُجحان اُن کے معاشرے اور ماحول کی خرابی کا نتیجہ ہے۔" فرمائیے! اِس معاشرے کی اصلاح کے کام کا کون زیادہ ذمّہ دار ہے؟ کیا مسلمانوں میں بالخصوص اور باقی دُنیا میں بڑھ رہی شرّ و فساد کی یہ کیفیت رُوحانی طور پر وبا کا رنگ نہیں رکھتی؟ کیا اِس صورت میں بھی کسی آسمانی مُصلح کی ضرورت سے اِنکار ممکن ہے؟

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

(سُورۃ روم آیت ۴۲)

کی صُورت اگر بعثتِ نبوی کے وقت مشاہدہ کی گئی اور رسول اللہ صلعم کی بعثت برحق تسلیم کی گئی۔ تو موجودہ زمانہ کا شرّ و فساد بھی اسی کیفیت کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ اسی آیتِ کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے آپ کے اپنے علماء اس امر کا واضح اقرار بھی کر چکے ہیں (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو مولانا فارقلیط صاحب کا مختصر نوٹ مندرجہ ہفت روزہ "نئی دُنیا" دہلی مجریہ ۲۲ تا ۲۸ ستمبر ۷۵ء صفحہ ۳)

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خدائی بشارت کی رُو سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم علومِ جدیدہ کے حملوں کے خلاف اسلام کا دفاع کریں

نوجوانوں کو اس قابل بنانا ازبس ضروری ہے کہ وہ علم اور معرفت میں ترقی کر کے سب کا منہ بند کر دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

بتاریخ ۲۷ر فتح ۱۳۵۴ ہش (۲۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء) بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ

ربوہ ـــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے تراسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز (۲۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء) کے اجلاس دوم میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے علومِ جدیدہ کے حملوں کے خلاف اسلام کے کامیاب دفاع سے متعلق ایک بنیادی اور اہم بات کی طرف توجہ دلائی نیز صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، وقفِ جدید، وقفِ عارضی، فضلِ عمر درس القرآن کلاس، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں ریزرو فنڈ، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت انجام پانے والے عظیم الشان کاموں اور غلبۂ اسلام کے حق میں ان کے انقلاب انگیز نتائج پر روشنی ڈال کر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے درخشندہ نشانوں کا نہایت ایمان افروز پیرایہ میں ذکر فرمایا اور اس طرح ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو اکنافِ عالم میں اسلام اور مسلمانوں کی گرانقدر خدمات بجا لانے کی غیر معمولی توفیق عطا فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتا چلا آرہا ہے۔

حضور کی اس ایمان افروز تقریر کا لپنے الفاظ میں خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سلسلہ کے اخبارات اور جرائد نیز نئی کتب سے استفادہ کی تحریک کرنے سے قبل ایک اہم اور اصولی بات کی طرف توجہ دلائی۔

ایک تاریخی حقیقت

اس ضمن میں حضور نے پہلے ایک تاریخی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ گذشتہ صدی کے دوران مغرب میں مادی علوم اور ان میں سے بھی بالخصوص فلسفہ اور سائنس نے بہت ترقی کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی طاقتوں نے علمی تفوق کی بناء پر افریقہ اور ایشیا کے وسیع علاقوں کو اپنے زیرِ نگیں لا کر ان پر قبضہ جما لیا۔ ادھر استعماری طاقتوں کی آڑ میں پادریوں نے بھی افریقہ اور ایشیا کے مختلف علاقوں میں پہنچ کر اور وہاں وسیع پیمانہ پر سکول وغیرہ کھول کر مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا مسلمانوں میں سے بعض میں اسلام کا درد تو تھا۔ لیکن اسلام پر فلسفہ اور سائنس کے حملہ کا مقابلہ کرنے کی ان میں تاب نہ تھی۔ ان دونوں علوم کی طرف سے اسلام پر جو حملے ہو رہے تھے۔ ان کا جواب دینے کی اہلیت سے وہ کورے تھے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سرے سے یہ علوم ہی نہ پڑھو حالانکہ قرآن مجید میں بڑی وضاحت سے فرمایا تھا کہ کائنات اور اس کی ہر شئے کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا خادم بنایا ہے اور انہیں پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ انہیں مسخر کر کے تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمانوں نے علومِ جدیدہ سیکھنے اور انہیں اسلام کا خادم بنانے کی بجائے ان سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

عظیم خوشخبری اور بشارت

حضور نے فرمایا ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرما کر آپ کو ایک عظیم خوشخبری اور بشارت دی چنانچہ آپؑ نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی (علوم جدیدہ اور اسلام کے مابین لڑائی) میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آدیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کو جہالتیں ثابت کرے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی، تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ اشاعتِ اول ۱۸۹۳ء)

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی اور نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۶ تصنیف مارچ ۱۹۰۶ء)

ہماری ذمہ داری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ان بشارتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ ہم احمدیوں کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ اسلام کے خلاف علومِ جدیدہ کی طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں ہم ان کا منہ توڑ جواب دیں یعنی ایسے نوجوان تیار کریں جو خدائی بشارت کے مطابق سب کا منہ بند کرنے والے اور اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اس ضمن میں ایک تجویز یہ ہے کہ جو علوم پاکستان یا انڈونیشیا سے باہر سیکھے جا سکتے ہیں۔ نوجوان اس میں عبور حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں جماعت انہیں وظیفہ دے اور وہ اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ علومِ جدیدہ میں عبور حاصل کر کے لندن مغربی ممالک میں جا کر وہاں کے لوگوں سے کہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسا نورِ فراست اور علوم عطا کئے ہیں جن کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے ہمارے جو ہونہار بچے ہیں۔ (اور شکر ہے خدا کا کہ احمدیت میں ذہین بچے پیدا ہو رہے ہیں۔) ان کو سنبھالنا ہمارا کام ہے اور ان سے فائدہ اٹھانا پوری قوم کا کام ہے اگر کسی قوم میں اعلیٰ ذہن رکھنے والے بچے ہیں اور وہ انہیں نہیں سنبھالتی اور ان سے فائدہ اٹھانے کی فکر نہیں رکھتی تو وہ ناشکری قوم ہے۔

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی پیشکش

اس تعلق میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض لوگوں نے ہمارے بچوں کی تعلیمی ترقی میں روک ڈالنا شروع کر دی حضور نے فرمایا آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایک سکالرشپ جو جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی طرف سے امام مسجد لنڈن (بشیر احمد خان رفیق) نے پیش کیا ہے۔ اس کے بارہ میں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے کسی احمدی ہونہار کے لئے استعمال نہ کروں۔ بلکہ اسے open merit scholarship بنا دوں۔ یہ ۱۹۷۶ء کا سکالرشپ ہے یعنی جو طلبہ ۱۹۷۶ء میں ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی پاس کرنے والے ہیں۔ ان میں سے جو طالب علم سب سے زیادہ قابل ہوگا۔ اسے یہ وظیفہ دے دیا جائے یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کا تعلق کس فرقہ یا جماعت سے ہے۔ ہر فرقہ سے تعلق رکھنے والے طلبہ اس کے مقابلہ میں شریک ہو سکیں گے اور جو امتحان [illegible] ملک دخترقہ [illegible] طالب علم بھی سب سے زیادہ قابل اور اہل ثابت ہوگا۔ اسے یہ وظیفہ [illegible] جائے

گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایسے سکالرشپ بڑھتے رہیں گے۔ ہمارے open merit scholarship میں یہ نہیں ہوگا کہ یہ وظیفہ فلاں کے لئے ہے فلاں کے لئے نہیں۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا اس کے علاوہ ہمارے اپنے بچوں کا بھی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو ذہنی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں ان کی کامل نشوونما کا انتظام کیا جائے ایسے بچوں کو سنبھالنا ساری دنیا کی جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے اگر انہیں اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے فارن ایکسچینج نہیں ملتا یا نہیں مل سکتا تو اس کی فکر نہیں۔ ایک سکالرشپ برطانیہ کی جماعت نے دیا ہے۔ ایک سکالرشپ امریکہ کی جماعت دے گی ایک سکالرشپ افریقہ کی کوئی جماعت دے گی اس طرح تعلیمی وظائف کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ اور قابل اور ذہین بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور ان کی ذہنی استعدادوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام ہوتا چلا جائے گا۔

ماہرین علوم تیار کرنے کی ضرورت

حضور نے بچوں کی ذہنی نشوونما اور تکمیل علم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہمیں اس وقت عالموں اور ماہرین علوم کی جس قدر ضرورت ہے کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ہمیں ضرورت ہے فلسفہ دانوں کی سائنسدانوں کی اور زبان دانوں کی۔ ایک دفعہ یوگوسلاویہ کے بعض لوگ مجھے ملے اور کہا اگر ہماری زبان جاننے والے مبلغ ہو تو چالیس لاکھ یوگوسلاوین باشندے جو یورپ میں مزدوری کرتے پھرتے ہیں سارے ہی مسلمان ہو جائیں گے۔ جرمن زبان جاننے والے ہمارے پاس نسبتاً تھوڑے ہیں کہ ایک مبلغ کو جسے ہم نئے ملک میں بھیجتے ہیں جہاں جرمن بولی جاتی ہے ایک لمبے عرصہ تک ہم اس لئے واپس نہیں بلا سکتے کہ جرمن زبان جاننے والا ہمارے پاس کوئی اور نہیں ہوتا۔ دوست قدر نہیں کرتے مبلغین کی۔ انہیں مختلف زبانیں جاننے والوں کی کمی کی وجہ سے جلد جلد واپس نہیں بلایا جا سکتا۔ اور انہیں طویل عرصہ تک وطن اور گھر سے دور رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان کی قربانیوں کی قدر کریں اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں الغرض ہمیں ایسے دماغ چاہئیں جو اعلیٰ درجہ کے عالم ہوں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ قرآن مجید کا روسی زبان میں ترجمہ مکمل ہو جانے کے باوجود ہم اسے محض اس لئے نہیں چھاپ سکتے کہ روسی زبان جاننے والا کوئی احمدی ہمارے پاس نہیں ہے جو اس پر نظر ثانی کر کے یہ تسلی کر سکے کہ ترجمہ درست اور متن کے عین مطابق ہے ترجمہ بامر مجبوری ایک غیر مسلم سے کرایا گیا ہے جب تک یہ تسلی نہ ہو کہ اس نے صحیح ترجمہ کیا ہے۔ وہ چھپ نہیں سکتا اور یہ تسلی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ کوئی احمدی روسی زبان میں دسترس حاصل کر کے اسے چیک کرے۔ زبانیں سیکھنے کی اہمیت کے پیش نظر ایک لڑکے کو یوگوسلاویہ بھیجا ہے۔ وہ مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود بہت محنت سے زبان سیکھ رہا ہے ابھی حال ہی میں اس کا ایک امتحان ہوا ہے اس نے یہ امتحان بہت اچھے نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ لیکن یہ تو ایک زبان ہے جو وہ سیکھ رہا ہے دنیا میں سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر زبان زبان حال سے جماعت احمدیہ کو کہہ رہی ہے ہمیں اس زبان کا جاننے والا مبلغ دو یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے نوجوان علوم اور زبانیں سیکھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان میں کمال حاصل کریں ہر میدان میں جو آگے بڑھتے ہوئے ہوں وہ احمدی ہونے چاہئیں وہ اپنے اپنے شعبہ میں اپنا کام بھی کریں اور جب اسلام پر حملہ ہو تو اس کا جواب بھی دیں۔ حضور نے فرمایا ہم میں علوم اور زبانوں کے سینکڑوں اور ہزاروں ماہرین ہونے چاہئیں۔ تاہم سردست اگر ایک عالم بھی ملتا ہو تو اسے لے لینا چاہیئے اور اس سے جس حد تک ممکن ہو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے جو اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ مستقبل میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی مدینۃ العلم ہوگا۔ وہ الہام یہ ہے کہ:-

"اَنْتَ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ"

(اربعین نمبر ۳ بحوالہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۳۹۲)

آج ساری دنیا میں تم ہی اس مدینۃ العلم کے مکین ہو تم میں سے ہر ایک کو اور بحیثیت مجموعی پوری جماعت کو اس رنگ میں علوم حاصل کرنے اور معرفت میں اس حد تک ترقی کرنی چاہیئے کہ تم فلسفہ اور سائنس کی رو سے اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کر سکو۔

حضور نے اس زمانہ میں مدینۃ العلم کے مکین کی حیثیت سے احباب جماعت کو اپنا مقام سمجھنے اور اس ضمن میں ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہمیں علوم جدیدہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں ان علوم کو پسپا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور انہیں پسپا کرنے اور اسلام کو غالب کرنے کی صلاحیت ہم میں ودیعت کی ہے اگر مہدی علیہ السلام نہ آتے اور مومنوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی کامل اتباع کی برکت کے نتیجہ میں نئی جلا عطا نہ ہوتی تو اور بات تھی جماعت احمدیہ کا ذہن اور نور فراست میدان میں کھڑا ہے اور اسلام کو پسپا ہونے دیگا علوم جدیدہ ہی پسپا ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں اسلام فتح پائے گا

اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف کا اعلان

جب حضور نے اس پر معارف اور بصیرت افروز خطاب کے دوران علوم جدیدہ کی تحقیق سے متعلق مذکورہ بالا بنیادی اور اہم بات پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے ایک وظیفے کا اعلان فرمایا کہ اس کے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ یہ وظیفہ OPEN MERIT SCHOLARSHIP ہوگا اور عقائد و مسلک اور فرقہ کی تمیز کے بغیر سب سے زیادہ قابل طالب علم کو دیا جائے گا خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے کیوں نہ ہو تو حضور کی تقریر کے دوران یکے بعد دیگرے امریکہ، کینیڈا، انڈونیشیا اور گھانا (مغربی افریقہ) کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے بھی حضور کی خدمت میں ایک ایک سکالرشپ کی پیشکش کی گئی۔ اس طرح دیکھتے دیکھتے تعلیمی وظائف کی تعداد پانچ ہو گئی۔ حضور نے تقریر کے دوران ہی ساتھ کے ساتھ ان وظائف کے استعمال کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان فرمایا حضور نے فرمایا برطانیہ اور امریکہ کی جماعتوں کی طرف سے پیش کئے گئے دو وظائف OPEN MERIT SCHOLARSHIP ہوں گے۔ ان کے متعلق ایسی کوئی تخصیص نہیں ہوگی کہ یہ کس فرقہ کے طلبہ کو ملیں اور کس فرقہ کے طلبہ کو نہ ملیں بلا تفریق و امتیاز ہر فرقے کے طلبہ قابلیت اور اہلیت کی بناء پر ان وظائف کے لئے مقابلہ میں حصہ لے سکیں گے اور جو دو طلبہ بھی سب سے زیادہ قابل ہوں گے انہیں یہ وظائف دیئے جائیں گے۔ احمدی طلبہ بھی ان کے مستحق قرار پا سکیں گے۔ بشرطیکہ وہ تمام دوسرے طلبہ کے مقابلہ میں اپنی اہلیت ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ بصورت دیگر وہ یہ دو وظائف حاصل نہیں کر سکیں گے۔ یہ بہر حال اہل ترین طلبہ کو ہی ملیں گے خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو۔

کینیڈا اور انڈونیشیا کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے پیشکردہ دو وظائف کے متعلق حضور نے فیصلہ فرمایا کہ یہ دونوں وظائف، صرف اہل ترین احمدی طلبہ کے لئے مخصوص ہوں گے اور وہی اہلیت کی بناء پر انہیں حاصل کریں گے۔ گھانا (مغربی افریقہ) کی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیشکردہ وظیفہ کے متعلق حضور نے فرمایا وہاں کی جماعت خود وہاں کے احمدی طلبہ میں سے کسی کو اس کیلئے تیار کرے جو بھی ان میں سے سب سے زیادہ اہل ثابت ہو سے یہ وظیفہ دے اور وہ باہر جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرے

ساری دنیا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنیوالا نظام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے تحت ہونے والے عظیم الشان کام اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید کا نظام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں قائم کیا تھا۔ الہٰی سلسلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس کے افراد سے دین کی راہ میں جتنی قربانی مانگی جاتی ہے۔ وہ انہیں اس سے بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ تحریک جدید کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بے انداز برکت ڈالی ابتداء صرف ۲۷ ہزار پانچ سو روپے کی تحریک کی گئی تھی جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے ایک لاکھ روپیہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد اس میں بفضلہ تعالیٰ سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا گیا۔ تحریک جدید نے اس تمام عرصہ میں ساری دنیا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے اور اس پر خوبصورت اور عالیشان عمارت تعمیر کرنے کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے وہ اپنی ذات میں بہت ہی اہم بالشان اور حسین کام ہے یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے تحریک جدید کے کام کی عظمت آشکار ہوتی ہے کہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ایک سابق نائب وزیر اعظم نے جو احمدی نہیں ہیں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا احمدیوں کے آنے سے قبل اسلام سیرالیون میں اس قدر کسمپرسی کی حالت میں تھا کہ ہم اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے لیکن جب سے احمدی مبلغین یہاں آئے اور انہوں نے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی تبلیغی جدوجہد کا آغاز کیا ہے اسلام کا نام آنے پر ہماری گردنیں تن جاتی ہیں اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ ہم مسلمان ہیں

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت افریقہ میں ۱۶ ہسپتال اور ۱۷ اسیکنڈری سکول کامیابی سے چل رہے ہیں

احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کی بے لوث خدمات کو وہاں کے عوام انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں !

وہاں کے عمائدین اور سربرآوردہ لیڈران خدمات پر جماعتِ احمدیہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ تحریکِ جدید کے تحت دس سال بعد پہلا غیر ملکی چندہ جمع ہوا۔ دس سال تک وہاں برصغیر کے احمدیوں کے چندوں سے ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام ہوتا رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ملکوں میں قائم شدہ مشن اور وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ اتنی مضبوط ہو چکی ہیں کہ انہوں نے اپنے اپنے ملک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے نظام کو خود سنبھالا ہوا ہے اور اس نظام میں دن بدن وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کے نشان آپ نے بھی دیکھے ہیں، میں نے بھی دیکھے ہیں اور ان افریقنوں نے بھی دیکھے ہیں جنہیں اس نظام کی بدولت اسلام کی دولت لازوال میسر آئی ہے۔ اس وقت مشرق و مغرب کے ممالک میں ۷۱ مرکزی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں قائم شدہ جماعت ہائے احمدیہ کی تعداد ۹۱۷ ہے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی، سپین، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، کینیا، ماریشس، انڈونیشیا اور برما میں ۲۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ بیرونی ممالک میں بحمد اللہ تعالیٰ پانچ سو کے قریب مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ دوران سال تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد ۱۲ ہے۔ سویڈن میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا حال ہی میں سنگِ بنیاد رکھ کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں کے شہر گوٹن برگ میں اپنے فضل سے ہمیں شہر کے سرے پر ایک پہاڑی کے اوپر ڈیڑھ ایکڑ کے قریب زمین دلوا دی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیکیدار اگلے سال جولائی تک مسجد کی تعمیر مکمل کر دے گا۔ یہ مسجد ایسی بلند جگہ پر بن رہی ہے جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے اور سارے شہر کو مسجد نظر آئے گی یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ یورپ اور دوسرے براعظموں میں اپنا نام بلند کرنے کے مراکز قائم کر رہا ہے۔ میں نے ناروے میں بھی جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی اور ان سے کہا کہ میری خواہش ہے ۱۹۷۷ء میں ناروے میں مسجد تعمیر ہو جائے۔ سو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ ۱۹۷۷ء میں ناروے میں مسجد تعمیر ہو جائے گی ڈنمارک میں پہلے ہی ہم مسجد تعمیر کرا چکے ہیں، سویڈن میں آجکل مسجد تعمیر ہو رہی ہے، ناروے میں بھی خدا نے چاہا تو ۱۹۷۷ء میں مسجد بن جائے گی۔ اس طرح سکنڈے نیویا کے تینوں ممالک میں سے ہر ملک میں ایک مسجد ہو جائے گی۔ اور سکنڈے نیویا کی حد تک تعمیرِ مساجد کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہو جائے گا

دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ یعنی انگریزی، جرمن، ڈچ، سواحیلی ڈینش، ایسپرانٹو اور لوگنڈا میں۔ انڈونیشین زبان میں دس پارے چھپ چکے ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ اس وقت لندن میں چھپ رہا ہے۔ اس کے پروف پڑھنے کے لئے ایک احمدی دوست ماریشس سے وہاں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ جب تک قرآن مجید کی طباعت مکمل نہیں ہو گی وہ لندن میں ہی رہیں گے اور اس کے مکمل ہونے کے بعد ماریشس واپس جائیں گے۔ اسی طرح روسی زبان میں جلد ترجمہ شائع ہونا چاہیئے۔ دُعا کریں کہ ہمیں اچھے زبان دان ملیں تاکہ یہ کام تسلی بخش طریق پر پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔

اس ضمن میں حضور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ ایران کے دوستوں نے وہاں سے قرآن مجید کے دو نسخے بھجوائے ہیں جو علی الترتیب شہنشاہِ ایران اور ملکہ فرح پہلوی کے زیرِ اہتمام بہت خوبصورتی اور نفاست سے شائع کئے گئے ہیں۔ حضور نے ان ہر دو نسخوں (مع ترجمہ و بلا ترجمہ) کی اعلیٰ طباعت اور خصوصی اہتمام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن مجید کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے اجر سے نوازے۔

حضور نے تحریکِ جدید کے تحت ہونے والے عظیم الشان کام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مزید بتایا کہ تحریکِ جدید اس وقت افریقہ کے مختلف ممالک میں ۱۳ اسیکنڈری سکول، دس مڈل سکول اور ۵ پرائمری سکول چلا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عربی کی تعلیم کا مدرسہ اور ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی اس کے زیرِ انتظام کامیابی سے چل رہا ہے مزید برآں تین میڈیکل سنٹرز بھی تحریکِ جدید کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے دو میڈیکل سنٹرز نائیجیریا میں ہیں اور ایک گیمبیا میں۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

دورانِ تقریر حضور نے درس القرآن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ربوہ میں ۵ ارجون سے ۵ رجولائی تک فضلِ عمر درس القرآن کلاس منعقد ہوئی تھی .... جہاں تک قرآن مجید سیکھنے اور قرآنی علوم میں دسترس حاصل کرنے کا سوال ہے یہ سلسلہ تمام سال جاری رہنا چاہیئے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر گھر اس امر کا اہتمام کرے اور یہ عادت ڈالے کہ ہر روز آدھ گھنٹہ دینی باتیں ہوں گی۔ تاکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی عظمت نئی نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور وہ اس حقیقت کو پہچاننے لگیں کہ اتنی عظیم شان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اگر تمام دنیوی عظمتوں کا نچوڑ نکالا جائے تو وہ بھی آپ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا بڑی عظمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس عظمت میں فرق نہ آنے دینا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو نسلاً

بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمتیں حاصل کرتے رہو گے ۔+۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور اس کے تحت انجام پانے والے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ جماعت کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سرمایہ کو نفع مند کام پر لگایا جاوے اور ادارہ کے مقاصد کے اخراجات کے لئے جو رقم درکار ہو۔ وہ اس سرمایہ پر ملنے والے منافع سے مہیا کی جائے تاکہ سرمایہ محفوظ رہے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ سرمایہ سے رجسٹرڈ کمپنیوں میں حصص خریدے گئے اور ان پر ملنے والے منافع سے اخراجات چلائے جا رہے ہیں۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر پاکستان و بیرونِ پاکستان کو ملا کر ۳۷ لاکھ روپے کے عطیہ جات موصول ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ نو سال کے عرصہ میں ۱۳ لاکھ ۴۴ ہزار روپے بطور منافع وصول ہوئے۔ اس آمد سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے تالیف سوانح حضرت مصلح موعودؓ، تدوین خطبات و تقاریر حضرت مصلح موعودؓ طباعت قرآن کریم اور انعامی مقابلہ تصانیف کے علاوہ خلافت لائبریری کی عمارت اور ایک بڑا گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

دورانِ تقریر حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں چندوں کی وصولی اور اس تعلق میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر کی تھی۔ شروع میں تو میں نے کم رقم کی تحریک کی تھی لیکن بعد میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے جتنے سال بنتے ہیں اتنے لاکھ روپے چندہ احباب اس فنڈ میں ادا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو توفیق عطا کی اور اس نے ۵۲ سالہ دورِ خلافت کے مقابلہ میں ۵۲ لاکھ ۵۳ ہزار روپے تین سال کے اندر اندر اس فنڈ میں ادا کر دکھائے۔ اس طرح نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا کل سرمایہ ۵۲ لاکھ ۵۳ ہزار بنا۔

مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ جس طرح فضلِ عمر فاؤنڈیشن فاؤنڈیشن والے کمپنیوں کے حصص خرید کر حاصل ہونے والے منافع سے کام کر رہے ہیں اسی طرح میں بھی نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا روپیہ نفع مند کاموں میں لگا کر اس کے منافع سے افریقہ میں سکول اور ہسپتال کھولوں اور اس کام کو کمپنیوں میں لگائے ہوئے سرمایہ کے منافع کی حد تک محدود رکھوں۔ میں نے مشورہ دینے والوں کو کہا کمپنیاں تو ایک حد تک منافع دے سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چند سال بعد وہ منافع دینا بند کر دیں اور کئی کمپنیاں نقصان میں جا رہی ہیں۔ میں تو جس سے تجارت کرتا ہوں وہ دو چار یا آٹھ دس گنا ہی نفع نہیں دیتا وہ تو بغیر حساب دیتا ہے۔ میں تو اس سے تجارت کروں گا جو بڑا دیالو ہے اور جب دینے پر آتا ہے تو دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ میں نے دفتر والوں سے کہا افریقہ میں سکولز اور ہیلتھ سنٹرز کھولنے پر براہِ راست سرمایہ میں سے روپیہ لگاتے چلے جاؤ۔ چنانچہ روپیہ خرچ ہوتا رہا۔ وہی لوگ جنہوں نے مجھے نفع مند کاموں پر روپیہ لگانے کا مشورہ دیا تھا بہت گھبرائے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر کل سرمایہ خرچ ہو گیا تو پھر کیا بنے گا میں نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں میں نے اپنے خدا پر بھروسہ کر کے اُس سے تجارت کی ہے وہ نہ صرف نقصان سے ہمیں بچائے گا بلکہ بے انداز منافع سے بھی ہمیں نوازے گا۔

اللہ اکبر جس سے میں نے تجارت کی تھی اُس نے ہمارے اعتماد کو ایسے رنگ میں پورا کیا کہ دل اُس کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو گیا۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں کل وصولی ہسپتالوں کی خالص بچت کو شامل کر کے اتنی زیادہ ہوئی کہ دنیا کی کوئی تجارت بھی اتنا نفع نہیں دے سکتی تھی۔ ہم نے مغربی افریقہ کے ملکوں میں جو ہسپتال کھولے انہوں نے وہاں کئی لاکھ مریضوں کا مفت علاج کیا، تشخیص بھی مفت کی اور دوائیں بھی انہیں مفت مہیا کیں۔ اُدھر بعض بڑے بڑے ذی ثروت اور مالدار لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے یہ اثر ڈالا کہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے علاج میں شفا رکھی ہے۔ وہاں جاؤ اور ان سے علاج کراؤ۔ وہ لوگ پہلے یورپ جا کر علاج کراتے تھے۔ انہوں نے ہمارے ہسپتالوں میں علاج کرایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شفا عطا کی۔ انہوں نے مفت علاج نہیں کرایا بلکہ علاج کے جملہ اخراجات اور فیسیں وغیرہ ادا کیں اور دل کھول کر ادا کیں۔ اس طرح نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں چندوں کی رقوم اور ہسپتالوں کی خالص بچت ملا کر کل وصولی ایک کروڑ ۸۷ لاکھ روپے ہوئی۔ اس میں سے ہسپتالوں اور سکولوں کی عمارتوں، فرنیچر اور اپریٹس، جراحی کے

آلاؤنس اور آپریشن تھیٹر وغیرہ در عملہ کی تنخواہوں پر ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس طرح ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کے باوجود نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۲۷ لاکھ ۲۱ ہزار روپے نقد موجود ہیں ہم نے وہاں ہسپتالوں سے جو کمایا اسے ہسپتالوں کی عمارتیں تعمیر کرنے نئے سکول اور ہسپتال کھولنے پر وہیں خرچ کر دیا۔ جب عیسائی قومیں وہاں گئیں تو وہاں سے سب کچھ سمیٹ کر اپنے ملکوں میں لے گئیں لیکن جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام وہاں گئے تو انہوں نے جو لے کر گئے تھے وہ بھی وہاں خرچ کر دیا اور جو وہاں کمایا وہ بھی وہیں کے لوگوں پر خرچ کر دیا۔ ایک دھیلا بھی باہر نہیں گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے عوام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ادنیٰ غلاموں کی بے لوث خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے میری اور آپ کی خوبی نہیں ہے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت اس فنڈ سے مغربی افریقہ کے ملکوں میں ۱۶ میڈیکل سنٹرز اور ہسپتال کھولے گئے۔ مجموعی طور پر وہاں ۳۲ ڈاکٹر بھیجے گئے ان میں سے ۱۶ واپس آ چکے ہیں اور ۱۶ ڈاکٹر اس وقت وہاں طبی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح وہاں ۸ اسیکنڈری سکول کھولے گئے ان میں ۳۵ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ طبی اور تعلیمی میدانوں میں جماعت کی اس خدمت کو سراہا جا رہا ہے حتیٰ کہ وہاں کے عمائدین بھی اس خدمت کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں چنانچہ جمہوریہ سیرالیون کے صدر ڈاکٹر سٹیونسن نے احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے معائنہ کے بعد اس موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

" میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اب اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنا شروع کی ہے۔ میں ان تمام گرانقدر خدمات کے لئے جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ "

اسی طرح گھانا میں سنٹرل ریجن کے کمشنر نے ۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو احمدیہ ہسپتال اگونا سویڈرو کی نئی عمارت کا افتتاح کرنے سے قبل اس تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

" میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ گھانا کی دُور اندیشی، عزم وہمت اور کامیابی پر جو اس ہسپتال کی تعمیر سے ظاہر ہے شکریہ ادا کرتا ہوں ...... حکومت گھانا جماعت احمدیہ کے اس کردار پر نہایت خوش ہے جو یہ ملک میں تعلیمی اور طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ادا کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی گھانا میں سرگرمیاں کسی تعارف کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے احمدیہ سکول اور ہسپتال اس پر شاہد ناطق ہیں کہ یہ جماعت ہمارے اس ملک کی تعمیر نو میں کس قدر حصہ لے رہی ہے۔ "

(دی گائیڈنس جون ۱۹۷۴ء)

کمشنر برائے وزارت تعلیم گھانا نے جماعت احمدیہ گھانا کی ۴۷ ویں سالانہ کانفرنس منعقدہ سالٹ پانڈ میں صدر مملکت کرنل آئی. کے. اچیمپانگ کے خاص نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی اور مورخہ ۵ رجنوری ۱۹۷۲ء کو کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

" گھانا کی قومی کونسل (صدر اور وزراء کی کونسل) بہت ہی شکر گزار ہے کہ جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے لئے مفید کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ ملک کے عوام کی طبی، تعلیمی اور روحانی میدان میں جو شاندار خدمات بجا لا رہی ہے ان سے لوگ متعارف ہیں اور اس بناء پر وہ (یعنی جماعت احمدیہ) شکریہ کے لائق ہے۔ "

(دی گائیڈنس فروری ۱۹۷۳ء)

ایک کمشنر برائے تعلیم شمال مغربی سٹیٹ نائیجیریا الحاج ابراہیم گوساؤ نے فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ کے افتتاح کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

" یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مسلم تنظیم اس امر کے لئے آگے بڑھی ہے کہ وہ ملک کی تعلیمی ترقی کے پروگرام میں حصہ لے"

(نیو نائیجیرین ۲۶ جون ۱۹۷۱ء)

عمائدین کی ان آراء کو پڑھ کر سنانے کے بعد حضور نے فرمایا بعض اور سربرآوردہ افریقی لیڈروں کی آراء بھی ہیں جن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور طبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اسے خراج تحسین پیش کیا ہے لیکن میں انہیں چھوڑتا ہوں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت برکت ڈالی ہے اور شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ایسے آثار ظاہر ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے اور فرشتے تاریں ہلا کر ہماری ضرورتیں پوری کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ قبولیت کے ثبوت کے طور پر اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر فرما رہا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عظیم منصوبہ کے تحت سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر ظاہر ہونے والے ایک خاص نشان کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا جس روز میں نے سویڈن کی اس سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا تھا۔ اس سے کئی روز پہلے سے وہاں شدید بارش ہو رہی تھی اور محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی تھی کہ آئندہ کئی روز تک بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ تقریب سے ایک روز قبل میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی اے خدا ہم یہاں تیرے گھر کی بنیاد رکھنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ تیرے گھر کی بنیاد رکھنے کے لئے تیرے علم کی رُو سے جس قسم کے موسم کی ضرورت ہو تو ویسا ہی موسم ہمیں دیدے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ دُعا قبول فرمائی۔ جب ہم صبح اُٹھے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی اور موسم بہت اچھا تھا۔ سنگ بنیاد کی تقریب بہت آرام اور سہولت سے منعقد ہوئی۔ یورپ کے مختلف ملکوں کے تین سو سے زائد احمدی آئے ہوئے تھے۔ ارد گرد کے عیسائیوں کے علاوہ عیسائیوں کی ایک ایسوسی ایشن کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔ مسجد کی عمارت ڈیزائن کرنے والا آرکیٹکٹ بھی تھا اور جس ٹھیکیدار کو مسجد کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا گیا ہے وہ بھی موجود تھا۔ الغرض بہت اچھے موسم میں سنگ بنیاد کی بہت بارونق تقریب منعقد ہوئی۔ سویڈن کی جماعت نے خراب موسم اور بارش کے بظاہر یقینی امکان کے پیش نظر مسجد کی زمین پر عین سنگ بنیاد کی جگہ ایک بڑا خیمہ نصب کر دیا تھا۔ لیکن موسم یکدم اچھا ہو جانے کی وجہ سے اُس کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

پھر وہاں مقیم بعض مسلمانوں کی طرف سے مسجد کے لئے زمین کے حصول میں روک ڈالنے کی جو کوشش کی گئی تھی اُس کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا ہمیں اس بارہ میں کسی سے گلہ نہیں اور پھر یہ تو ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ یہ جو چاہیں سمجھیں ہمیں، ہم انہیں مسلمان سمجھتے ہیں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عظیم رُوحانی فرزند کو جو آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں آیا ہے ابھی پہچانتے نہیں۔ اگر یہ نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں پہچانیں گی۔ بہرحال ہمارا یہ عقیدہ ہے اور ہم پختگی کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ ہم انہیں دائرہ اسلام میں سمجھتے ہیں۔ ہاں انہیں ساتھ ہی مہدی کا منکر بھی مانتے ہیں اور وہ خود بھی کہتے ہیں کہ وہ مہدی کے منکر ہیں۔ ہم تو ہر انسان کے لئے دُعائیں کرنے والے ہیں۔ جو اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر رہے ہوں ہم انہیں اپنی دُعاؤں سے کیسے خارج کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کا خر کنند دعویٰ حُبّ پیمبرم

اسی لئے ہم ان کے لئے بھی دُعائیں کرتے ہیں اور انہیں بدرجہ اولیٰ اپنی دعاؤں کا مستحق سمجھتے ہیں۔ حضور نے اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دلی تڑپ کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے گوٹن برگ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کے تحت تعمیر کی جانے والی مسجد کے ضمن میں فرمایا یہ تو ابتداء ہے۔ اس کے بعد ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مسجد بنے گی اور اس کی تعمیر بھی صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ہی عمل میں آئے گی۔ اس منصوبہ کے اعلان کے بعد دو سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ اس منصوبہ کے اعلان کے معاً بعد کا سال یعنی ۱۹۷۴ء کا سال ابتلاء کا سال تھا اس کے باوجود دو سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اتنی رقم جمع ہو گئی جتنی نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں تین سال میں جمع ہوئی تھی اور وہ زمانہ ہمارے لئے امن کا زمانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کے ایک نشان کے طور پر دکھوں اور مشکلات کے باوجود احباب کو دو سال کے اندر اندر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ۵۳ لاکھ روپے ادا کرنے کی توفیق عطا کی۔ یہ اُس کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے اس امر کے باوجود کہ ۱۹۷۴ء دوسروں کی طرف سے ہمارے لئے دُکھ کا سال تھا، تعصب کا سال، نفرت کا سال تھا، حقارت کا سال تھا لیکن چونکہ یہ ہماری طرف سے دُعاؤں کا سال تھا، اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے کا سال تھا اُس کے حضور یہ التجائیں پیش کرنے کا سال تھا کہ اللہ تعالیٰ دُکھ کے سامان کرنے والوں کو سمجھ عطا کرے اور انہیں اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری نیک نیتوں اور مخلصانہ دُعاؤں کا یہ نتیجہ نکالا کہ اُس نے ہمیں ان دو سالوں میں اتنی قربانی اس کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا کر دی جتنی اُس نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں تین سال میں پیش کرنے کی توفیق دی تھی۔

فقہ احمدیہ کی تدوین

دوران تقریر حضور نے موجودہ حالات اور ان کے ایک اہم تقاضے کو واضح کرتے ہوئے فقہ احمدیہ کی تدوین کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ فقہ احمدیہ کی تدوین کی جا رہی ہے۔ نکاح اور وراثت کے بارہ میں اس کے دو ابواب مدوّن بھی ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فقہ احمدیہ کی تدوین مکمل ہونے پر اسے مجلس شوریٰ میں پیش کر کے یہ فیصلہ کر دیا جائے گا کہ یہ فقہ ہے جس کے قانون کی پابندی جماعت احمدیہ کرے گی۔

احمدیت کا عزم

تقریر کے آخر میں حضور نے فرمایا جلسہ شروع ہونے سے قبل مجھے اطلاع ملی کہ سفر کی خاطر خواہ سہولتیں فراہم نہ کی جانے کی وجہ سے ہزارہا احمدی مرد، عورتیں اور بچے مختلف

(آگے دیکھئے صفحہ ۹ کالم ۳ وغیرہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء

قسط دوم

موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقی اور اسلام

از مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب پی۔ایچ۔ڈی۔ ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

علم کا چرچا!

قرآن مجید نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ علم کا چرچا دُنیا میں چاروں طرف ہوگا۔ فرمایا:۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

(التکویر آیت ۱۱)

اور جب کتابیں پھیلادی جائیں گی۔ اور نشر و اشاعت کی کثرت ہوگی۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت بڑی کثرت سے ہورہی ہے اور بڑی بڑی لائبریریاں کھل گئی ہیں اور مطالعہ کرنے کا رواج بہت بڑھ گیا ہے۔ اور بڑے بڑے پریس لگ گئے ہیں جن میں بڑی تیزی سے بھاری تعداد میں کتابیں چھپتی اور شائع ہوتی ہیں۔

پھر اسی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے:۔

وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ

(التکویر آیت ۱۲)

اور جب آسمان کی کھال اُتاری جائے گی۔ آسمان سے مُراد آسمانی علوم بھی لئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ آسمانی علوم پر سے پردے اُٹھادیئے جائیں گے۔ یعنی اُس وقت آسمانی علوم دب گئے ہوں گے اور اُن پر پردے پڑ چکے ہوں گے۔ تب اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو مبعوث کرے گا۔ جو آسمانی علوم کو کھول کر رکھ دے گا۔ اور قرآن کریم کے وہ اسرار جو چھپے ہوئے تھے یا احادیث کے وہ علوم جو مخفی چلے آرہے تھے اُن سب کو ظاہر کردے گا۔

علم ہیئت میں ترقی کی پیشگوئی!

دوسرے معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ آسمان کی کھال کھینچی جائے گی۔ یعنی علم ہیئت میں حیرت انگیز ترقی ہوگی۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم تو بال کی کھال اُتارتے ہو۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم تو بہت باریکیاں نکالتے ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں علم ہیئت میں خیال و وہم سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ اور سیر نجوم، وسعتِ عالم اور خلقِ عالم اور اجرامِ فلکی وغیرہ کے بارے میں غیر معمولی علوم کا اضافہ ہوا ہے۔ جو گذشتہ ہزاروں سال میں بھی نہیں ہوا تھا۔ (تفسیر کبیر۔ تفسیر سورۃ التکویر) قرآن کریم کے نزول کے وقت کائناتِ عالم کا جو تصور تھا۔ اور اب جو تصور ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اُس زمانہ میں معروف عقیدہ یہ تھا کہ ہماری زمین کائناتِ عالم کا مرکز ہے۔ اور دُور دراز تارے ایک وسیع گلوب میں جڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ وسیع گلوب مع اپنے تاروں کے گھوم رہا ہے۔ اور زمین اور تاروں کے درمیان سورج چاند اور پانچ ستارے گھومتے رہتے ہیں۔ وہ پانچ ستارے یہ ہیں:۔ عطارد۔ زہرہ۔ مریخ۔ مشتری اور زحل۔ یہ نظریہ قرآن کریم کے نزول سے صدیوں قبل چلا آرہا تھا۔ اور قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی صدیوں تک قائم رہا حتیٰ کہ پندرہویں صدی عیسوی میں (Copernicus) نے اس کے خلاف رائے ظاہر کی۔ اور کہا کہ زمین کے گرد سورج نہیں گھوم رہا بلکہ سورج کے گرد زمین گھوم رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے ستارے بھی سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ ایک عرصہ تک اس نظریہ کی شدید مخالفت ہوتی رہی۔ لیکن بعد کی تحقیقات نے اس کی تصدیق کردی۔ اب ہم جانتے ہیں کہ ان مشہور ستاروں کے علاوہ Pluto، Neptune، Uranus بھی ستارے ہیں۔ نیز متعدد چھوٹی چھوٹی زمینیں ہیں جو Asteroids کہلاتی ہیں۔ جو سورج کے گرد گھومتی ہیں۔ اسی طرح دُمدار تارے ہیں جو کبھی کبھی بغیر دُوربین کی مدد سے بھی نظر آتے ہیں وہ بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا کہ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (انشقاق آیت ۴)

اور جب زمین پھیلادی جائے گی۔ چنانچہ اس زمانہ میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ بہت سے کرّے جو بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین کا حصّہ ہیں۔ جیسے چاند اور مریخ وغیرہ۔ چاند میں تو انسان کا قدم پہنچ چکا اور دوسرے کرّوں میں پہنچنے کی کوشش جاری ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سورج بھی متعدد ہیں؟ بیسویں صدی کے مشاہدات نے ثابت کردیا ہے کہ ہمارا سورج ایک نہایت وسیع کہکشاں جو Milky Way کہلاتی ہے اس کا ایک فرد ہے۔ اور اس جیسے کم و بیش ایک کھرب یعنی دس ہزار کروڑ سورج ہماری کہکشاں میں ہیں۔ چونکہ وہ بہت دُور ہیں اس لئے تاروں کی طرح چھوٹے نظر آتے ہیں۔ یہ کہکشاں اس قدر وسیع ہے کہ اس کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک روشنی کو سفر کرنے کے لئے اندازاً ایک لاکھ سال لگتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ روشنی ۱۸۶۰۰۰ میل ایک سیکنڈ میں طے کرتی ہے اور ہمارا سورج مرکز کہکشاں سے اسی قدر دُور ہے کہ مرکز سے ہمارے سورج تک روشنی پہنچنے کے لئے تیس ہزار سال لگ جاتے ہیں۔

بیسویں صدی کے شروع تک بڑے بڑے سائنسدان اپنی قریباً ساری کوشش نظامِ شمسی کے مطالعہ میں صرف کر رہے تھے لیکن بیسویں صدی میں علم ہیئت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ پہلے تو یہ مسئلہ اہمیت اختیار کرگیا کہ یہ بے شمار سورج کیسے ہیں اور کس طرح Galaxy میں گھوم رہے ہیں اب ایسے آلے نکل آئے ہیں جن سے شعاعوں کو پھاڑ کر بتلایا جاتا ہے کہ وہ شعاعیں جن تاروں سے نکل رہی ہیں ان میں کون کونسا مادہ ہے؟ نیز فزکس کے اصول سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ کس قدر گرم ہیں۔ پتہ چلا کہ ہمارا سورج ایک اوسط تارہ ہے۔ کئی تارے اس سے زیادہ گرم ہیں۔ اور کئی اس کی نسبت ٹھنڈے ہیں۔ تمام تارے ایک نظام کے ماتحت Galaxy میں گھوم رہے ہیں۔ ہمارا سورج بیس کروڑ سال میں ایک چکر Galaxy کے مرکز کے گرد لگاتا ہے۔ بیسویں صدی کی تحقیق نے بتایا ہے کہ سورج کم و بیش ۲۵۰ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے کہکشاں میں چل رہا ہے اور قرآن مجید کے بیان کی تصدیق ہوگئی کہ

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا

ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

(یٰسٓ آیت ۳۹)

اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جارہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقررہ کردہ قانون ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ تمام اجرام فلکی چل رہے ہیں جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا کہ

كُلٌّ يَجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى

(الرعد آیت ۳)

سب ایک معیّن میعاد تک چل رہے ہیں۔

پھر ۱۹۲۰ء کے بعد یہ امر زیرِ تحقیق رہا کہ ہماری کہکشاں جو کھرب تاروں یعنی سورجوں پر مشتمل ہے کیا یہی ساری کائنات ہے؟ اس زمانے میں دو نظریے تھے۔ ایک یہ کہ تمام کرّے اور ان کے درمیان جو بھی مواد ہے وہ سب کچھ ہماری کہکشاں کا ہی حصّہ ہے۔ دوسرا نظریہ یہ تھا کہ ایسی اور بھی کہکشائیں ہیں۔ بعد کی تحقیقات نے ثابت کردیا کہ کائناتِ عالم بے شمار کہکشاؤں پر مشتمل ہے۔ اور اس وقت ان کہکشاؤں کی تعداد کا اندازہ ہزاروں لاکھوں یا کروڑوں نہیں بلکہ اربوں میں ہے۔ ہم دُوربینوں کے ذریعہ اس قدر دُور دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں۔

اندازہ کیجئے! قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے جو اعلان فرمایا تھا کہ وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ۔ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ آسمان کی کھال اُتاری جائے گی۔ یہ کس شان کے ساتھ اس زمانہ میں پوری ہوچکی ہے۔

انقلابی زمانے میں ایک عظیم الشان مصلح کی بشارت

سورۃ تکویر میں جہاں مادی ترقی کی پیشگوئی ہے وہاں یہ بھی بشارت دی گئی ہے کہ

وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

(التکویر آیت ۱۸، ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے روحانی ظلمتوں کو دُور کرنے کے لئے روحانی روشنی کا انتظام فرمائے گا۔ ہر زمانہ اپنے ساتھ نئے مسائل اور نئے Problems لاتا ہے لیکن قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ وہ ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں مجددین و مصلحین کا سلسلہ رکھا ہے بیسویں صدی میں سائنس اور ٹکنالوجی میں اس قدر حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور اس کے نتیجہ میں روحانی اور اخلاقی قدروں پر امتحان کا دَور آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مصلح حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو اس دَور میں مبعوث فرمایا ہے تاکہ بڑھتی ہوئی سائنس کی ترقی ہمیں مادیت کے شر سے بچائے اور تاکہ ہم دُنیوی علوم کے ساتھ ساتھ روحانیت میں بھی ترقی کریں آپؑ کے ذریعہ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (اور صبح جب نمودار ہوگی) کی پیشگوئی پوری ہوئی اور آپؑ نے فرمایا ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آپ نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ ۱۸۹۴ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں پر سورج اور چاند کو گرہن لگا۔ اور پھر ۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۰ء تک فزکس کے اندر ایک انقلاب پیدا ہوا۔ اور ماڈرن فزکس کا آغاز ہوا۔ چنانچہ ایک مشہور مصنف Mr. J.W.N. Sullivan اپنی کتاب The Limitations of Science میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"The modern era

may be said to have begun about the year 1895. Between that year and the year 1900 those researches were begun which have changed our whole conception of matter and which have further changed our whole idea of the meaning and purpose of physical science. So great a revolution in scientific thought has not occurred since Copernicus showed that the Earth went round the Sun."

(The Limitations of Science by J.W.N. Sullivan, Mentor Book 3rd Printing 1952 page 32)

عقل والہام کا دورِ جدید

یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ دورِ جدید تخمیناً ۱۸۹۵ء سے شروع ہوا ہے۔ ۱۸۹۵ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیان ایسے ریسرچ کی ابتداء ہوئی ہے جس نے مادہ کے بارے میں ہمارے جو تصور تھے ان کو بالکل بدل دیا ہے۔ بلکہ طبعی سائنس کے معنی اور حکمت کے بارے میں جو ہمارے خیالات تھے وہ بھی بالکل بدل گئے۔ جب سے کہ Copernicus نے بتایا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے اس قدر عظیم انقلاب سائنس کے افکار میں نہیں ہوا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر نشان ظاہر فرمائے۔ اور کس قدر جلد ظاہر فرمائے۔ اگر مصنف ۱۹۰۰ء لکھتے تو کوئی یہ سمجھ سکتا تھا کہ انہوں نے ایک موٹا اندازہ لگایا ہے لیکن اس طرح انہوں نے نہیں تحریر کیا ہے کیونکہ ریڈیم Radium ، ریڈیو ایکٹویٹی (Radio Activity) ، ایکس ریز (X. Rays) ، کا پتہ انیسویں صدی کے آخری سالوں میں لگا۔ اسی طرح Electron نے J. J. Thomson کا charge اور mass ۱۸۹۷ء میں معلوم کیا۔ اور اس تحقیق کو "Turning - point in physics" ہی کہا گیا ہے۔ اس کے بعد بیسویں صدی میں Relativity Theory اور Quantum Mechanics نے ترقی کی۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد ایک عظیم انقلاب سائنس کی دُنیا نے دیکھا اور قرآن کریم کی یہ پیشگوئی بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوگئی کہ

" اذا زلزلت الارض زلزالها
واخرجت الارض اثقالها
وقال الانسان مالها "

(الزلزال آیت ۲ - ۴)

یعنی جب زمین کو پوری طرح ہلا دیا جائے گا اور زمین اپنے بوجھ نکال کر پھینک دے گی اور انسان کہہ اُٹھے گا اسے کیا ہوگیا ہے ــــ زمین اپنے بوجھ کو نکال کر پھینک دے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے علوم اس دُنیا میں مخفی تھے وہ ظاہر ہونے لگ جائیں گے۔ خواہ دینی ہوں یا دنیوی۔ جیسا کہ اس وقت سائنس بھی ترقی کر رہی ہے اور قرآنی علوم بھی نئے نئے نکل رہے ہیں۔ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں فرمایا

واذا الارض مُدّت ۔ وَالقت
مافيها وتخلت

(الانشقاق آیت ۴ و ۵)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ زمین خالی ہو جائیگی سے یہ مراد نہیں کہ کوئی فلسفہ بھی اس کے اندر نہیں رہے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنی کثرت سے اس کے راز ظاہر ہوں گے کہ یوں معلوم ہوگا کہ کوئی راز باقی ہی نہیں رہا۔ الغرض ۱۸۹۵ء کے بعد واخرجت الارض اثقالها کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا نمایاں طور پر ظہور ہوا۔ (باقی)

تبصرہ

مطبُوعات جدیدہ (منجانب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

(۱) شانِ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم

کُل صفحات ۴۹۶ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

یہ دلکش مجموعہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں صفحات کی تحریرات کے ایسے اقتباسات سے تیار کیا ہے جن میں حضور نے اپنے مقدس آقا و مطاع سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع۔ حضور صلعم کے محامد اور بے نظیر فضائل کا پُرحقیقت تذکرہ فصیح و بلیغ انداز میں فرمایا ہے۔ ان جملہ اقتباسات کا ایک ایک جزو عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر ہے۔ اور اثر و جذب کے لحاظ سے توجہ کے ساتھ پڑھنے والے کے دل کو بھی محبتِ رسولؐ سے ہمکنار کرنے والا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زبان و قلم سے بیان کردہ محامد و فضائلِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جگہ جمع ہو جانے سے اُس بے مثال عشقِ رسول کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے جو آپؑ کے دل میں موجزن تھا۔ مختلف مواقع کی تحریرات کے یہ اقتباسات تینوں زبانوں اُردو۔ عربی اور فارسی میں بصورت نثر بھی ہیں اور بصورت نظم بھی۔ جو کم و بیش اڑھائی صد ذیلی عنوانات کے تحت درج کئے گئے ہیں۔ آپ کسی بھی پہلو سے اس مجموعہ کا مطالعہ کریں آپ کو ہر حصہ میں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھاٹھیں مارتا ہُوا دریا بہترین الفاظ کے بلند پایہ معانی میں بسہولت نظر آجائے گا ــــ یہ ہے وہ عملی اور مسکت جواب اُن مخالفین کا جو وسوسہ اندازی کے رنگ میں محض اندھی مخالفت کے سبب یہ افترا کرتے رہتے ہیں کہ گویا بانیٔ سلسلہ احمدیہ تو مقدس آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے یا نعوذ باللہ کسی بھی پہلو سے اپنے تئیں بڑا جانتے ہیں۔ کیا وہ شخص جو عشقِ رسولؐ میں سرشار ہو کر برملا کہتا ہے کہ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُورِ سارا ❊ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہُوا ہوں ❊ وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور کہتا ہے کہ ؎

وَذِکْرُ الْمُصْطَفٰی رُوْحٌ لِقَلْبِیْ ❊ وَصَارَ لِمُھْجَتِیْ مِثْلَ الطَّعَامِ

یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کی روح کے طور پر ہے اور وہ میری جان کے لئے مثلِ غذا کے لئے ہے ــــ!

اور فارسی میں تو یہاں تک کہہ دیا کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم ❊ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰؐ ❊ ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

مَیں خدا تعالےٰ کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر اس بات کا نام کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔ میری جان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا ہو یہی میرے دل کا مدعا ہے کاش مجھے میسر آجائے۔

ایسے وجود کے متعلق ایسے اتہامات کہاں تک درست ہیں اور مخالفین کی اختراعی باتیں کیا کچھ حقیقت رکھتی ہیں ــ!!

اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ احباب جماعت مرکزی دفتر نظارت دعوت و تبلیغ سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ مجموعہ منگوا کر خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے حلقہ اثر تمام سعید الفطرت غیر از جماعت افراد کو بھی بلکہ غیر مسلم حضرات کو بھی مطالعہ کے لئے دیں ۔

(۲) رسالہ جماعتی تربیت اور اس کے اصول ۔ کُل صفحات ۶۴ ۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ جامع اور مفید مضمون مجلس انصار اللہ کی خواہش پر ۱۹۵۶ء میں قلمبند فرمایا اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر خود ہی پڑھا۔ اس بلند پایہ نہایت درجہ مفید مضمون کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اراکین مجلس انصار اللہ جو اپنی پختہ عمر کے سبب اس بات کے زیادہ ذمہ دار قرار پاتے ہیں کہ اپنی خصوصی توجہ کے ساتھ اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کریں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ نہایت درجہ مفید ہے ۔

(۳) رسالہ تعلیم البنات

مصنفہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل

$\frac{20 \times 30}{16}$ سائز پر ۶۴ صفحات کا یہ مفید رسالہ احمدی بچیوں کے لئے عام فہم دینی مسائل پر مشتمل ہے۔ اسلامی آداب و اخلاق۔ اسلامی تاریخی واقعات دلچسپ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ بچیوں کی تعلیم کے لئے ہر گھر میں اس رسالہ کا ہونا بہت ضروری ہے ۔

(۴) رسالہ دینی معلومات ۔ بطرز سوال وجواب ۔ کُل صفحات ۵۶ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

اس رسالہ میں حسب ذیل عناوین پر آسان سوال اور ان کے مختصر اور جامع جواب مرتب کئے گئے ہیں جن سے پڑھنے والوں کی معلومات میں خاصہ اضافہ ہوتا ہے ۔

اللہ تعالےٰ۔ اسلام۔ قرآن مجید۔ حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ و بزرگانِ اسلام۔ تاریخِ اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفاء حضرت مسیح موعودؑ اور تاریخ احمدیت

(۵) رسالہ دینیاتِ احمدیہ ۔ حصہ اوّل ۔ کُل صفحات ۴۰ ۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

یہ رسالہ احمدی بچوں اور مبتدیوں کے لئے سبق وار مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اور ملفوظات میں سے عام فہم اور آسان ضروری مسائل۔ کہانیاں اور نظمیں درج ہیں۔ مناسب ہے کہ اسے احمدی بچے اور بچیاں حاصل کرکے دلچسپی سے پڑھیں اور ان مسائل اور حکایات کو یاد رکھیں اور دینی نظموں کو ازبر کرلیں ۔

نوٹ: یہ سب مطبوعات نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے طلب کی جاسکتی ہیں (محمد حفیظ بقاپوری)

عیسائیوں کی کانفرنس میں تبلیغ اسلام

مورخہ ۱۰ر جنوری تا ۱۵ر جنوری کرنتر ویدی پالم مشرقی گوداوری میں عیسائیوں کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں دور دراز سے تقریباً دس ہزار عیسائی شریک ہوئے۔ افریقہ اور امریکہ کے عیسائی مناد وں نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کی اطلاع موصول ہونے پر خاکسار کچھ لٹریچر ساتھ لے کر جگنہ پیٹا سے انتر ویدی پالم روانہ ہوا۔ اور اپنا تبلیغی بک اسٹال لگایا۔ جس میں انگریزی قرآن پاک اور دیگر اسلامی لٹریچر رکھکر ابتداءً ہی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ بزبان تیلگو مفت تقسیم کئے جاتے رہے۔ ایک گھنٹے کے بعد لوگوں میں عجیب ہل چل مچ گئی۔ لوگ آتے اسٹال کا معائنہ کرتے کتابیں کھول کر پڑھتے کچھ لوگ یہ بھی سوال کرتے کہ مسلمان بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اتنی عمر گذاری مگر اس طرح مسلمانوں کو تبلیغ کرتے نہیں دیکھا۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ دنیا میں صرف عیسائی مذہب ہی ہے جو لوگوں کو دعوت دیکر اپنے اندر ہر ایک کو ملانے کی طاقت رکھتا ہے۔ کیا ہماری طرح آپ بھی دوسروں کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دے کر بلاتے ہیں۔ اگر اسلام تمام انسانوں کے لئے قابل عمل ہو تو احمدیہ جماعت کے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمان کیوں توجہ نہیں کرتے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اسلام ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت کا موجب ہے۔ اور اس نے تمام دنیا کو مخاطب کیا ہے۔ مگر دیگر کتب ایک خاص ملک اور خاص قوموں کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ پس یہ قرآن کریم کی خوبی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم دنیا کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ کچھ دیر بعد چند پادریوں نے ایک شخص کو ہمارے مقابلہ کے لئے کھڑا کیا کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا اور انکو بخوبی مطمئن کر دیا گیا۔

مورخہ ۱۳ر جنوری کو نماز فجر سے فارغ ہو کر آٹھ بجے کانفرنس کے پاس پہنچا۔ اسٹال لگا کر فری لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسلام کے بارے میں رسول پاک صلعم کے بارے میں اور مسیح کی حیات و وفات کے بارے میں مختلف سوالات کئے۔ الحمد للہ انہیں تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ چند نوجوان فتنہ پر آمادہ ہو گئے مگر خدا تعالےٰ نے اپنا فضل فرمایا۔

اس کے بعد خاکسار نے ایک آدمی کے ذریعہ پادری صاحبان کو کہلا بھیجا کہ میں آپ سے دو تین سوالات کرنا چاہتا ہوں مگر وہ نہ آئے۔ آخر جب تقریر کر کے وہ واپس جا رہے تھے تو ان کو لٹریچر پیش کیا گیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

خدا تعالےٰ میری اس تبلیغی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے اور سعید روحیں داخل اسلام کرے آمین

خاکسار۔ محمد یوسف احمدی معلم وقف جدید جگنہ پیٹہ

امریکہ کے بائیبل سٹوڈنٹس کی احمدیہ دار التبلیغ بمبئی میں آمد
اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں دلچسپ تبادلۂ خیالات

مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کو میں دفتر میں کام کر رہا تھا۔ کہ ایک امریکن عیسائی دوست دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ اور بتایا کہ میری زیر نگرانی امریکہ سے اٹھارہ بائیبل سٹوڈنٹس آئے ہیں۔ اور میتھو ڈسٹ چرچ سنٹر میں ٹھہرے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میرے ساتھ دو بجے بعد دوپہر کا وقت طے کر کے واپس چلے گئے اور ٹھیک دو بجے وہ اپنے گروپ کے ساتھ دار التبلیغ آ گئے۔ میں نے اس گفتگو میں شرکت کے لئے مکرم شہاب احمد صاحب ایم۔ اے آف رانچی کو بھی بلا لیا تھا۔ اور ان احباب کی آمد سے قبل اسلام۔ احمدیت اور عیسائیت کے بارہ میں مناسب لٹریچر بھی دینے کے لئے تیار کر لیا تھا۔ جو اُن کی آمد پر پیش کیا گیا۔ تقریباً ۱½ گھنٹہ بہت ہی اچھی فضاء میں اِن طلباء اور اُن کے نگران اُستاد سے عقائد جماعت احمدیہ۔ الوہیت مسیح ناصریؑ اور اس بارہ میں کہ "حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے" گفتگو ہوئی۔ طلباء ساتھ ساتھ نوٹ بھی لیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِس تبلیغی گفتگو کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ مکرم شہاب احمد صاحب ایم اے نے بھی اس تبادلہ خیالات میں حصہ لیا۔ فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

— مکرم انصار احمد صاحب تنویر کا چھوٹا لڑکا تا حال امرتسر وی جے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ یو۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب لکھنؤ کے بطور انسپکٹر وقف جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶/۲/۷۶ سے وصولی چندہ وقف جدید و حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔

اُمید کرتا ہوں کہ مبلغین کرام و معلمین وقف جدید و عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۱۶/۲/۷۶	فتح پور	۶/۳/۷۶	۱	۷/۳/۷۶
سہارنپور بجو پورہ	۱۷/۲/۷۶	۱	۱۸	بہوڑہ	۷	۱	۸
انبیٹہ	۱۸	۱	۱۹	دھن سنگھ پور	۸	۱	۹
مظفر نگر بہادر آباد	۱۹	۱	۲۰	مسہور	۹	۱	۱۰
میرٹھ	۲۰	۱	۲۱	کانپور	۱۰	۳	۱۳
انچولی	۲۱	۱	۲۲	سودھا کمریا	۱۳	۱	۱۴
امروہہ	۲۲	۳	۲۵	مسکرا	۱۴	۱	۱۵
سردار نگر	۲۵	۱	۲۶	کورنج	۱۵	½	۱۶
بریلی	۲۶	½	۲۶	راٹھ	۱۶	۲	۱۸
شاہجہانپور	۲۷	۲	۲۹	چرگاؤں	۱۸	۱	۱۹
اودے پور کٹیا				جھانسی	۱۹	۱	۲۰
لکھنؤ	۲۹	۱	۱/۳/۷۶	ساندھن	۲۰	۲	۲۲
فیض آباد	۱/۳/۷۶	۱	۲	صلح نگر	۲۲	۲	۲۴
گونڈہ	۲	۱	۳	مین پوری	۲۴	۱	۲۵
بدوہی	۳	۱	۴	منگلا گھنو	۲۵	۲	۲۷
بنارس	۴	۱	۵	دہلی	۲۷	۲	۲۹/۳/۷۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

(بقیہ صفحہ ۲)

سٹیشنوں پر رُکے پڑے ہیں اور سردی کی وجہ سے تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ اِس ضمن میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر نا اہلی کا مقابلہ احمدیت کے عزم کے ساتھ ہو گا تو آپ انشاء اللہ ثابت کر دکھائیں گے کہ احمدیت کا عزم ہی بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا پیچھے رہا تو کوئی نہیں سب ہی پہنچ گئے۔ جنہوں نے شام کو پہنچنا تھا وہ تکلیف اُٹھا کر شام کو نہیں تو صبح پہنچ گئے۔ جو صبح پہنچنے والے تھے وہ اگر صبح کو نہیں تو اگلی شام کو گرتے پڑتے آپہنچے۔ جس قوم کے افراد نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نوع انسانی کی خدمت کے لئے اللہ اور رسولؐ کی باتیں سُننے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کو مشاہدہ کرنے کے لئے سفر کر کے جلسہ میں آنا ہے وہ تو آئیں گے اور ہر حالت میں آئیں گے۔ شام کو نہیں تو اگلی صبح کو اور اگر صبح کو نہیں تو اگلی شام کو وہ آ جائیں گے۔ اگر بندروں اور ریچھوں کے تماشے ہوتے، یا کتوں کی لڑائی ہو رہی ہوتی یا میلوں پر لگائے جانے والے جھولے والے بڑے بڑے ٹیکر ہوتے تو لوگ کہتے کہ یہ تو ہم جہاں چاہیں دیکھ سکتے ہیں ہمیں جانے کی کیا ضرورت ہے لیکن جنہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے پورا ہونے اور خدائی رحمتوں کے نزول کی باتیں سُننے آنا ہو وہ تو خدا کے لئے اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے اس کی رضا کی خوشبو میں مست ہو کر اُڑتے ہوئے یہاں آپہنچیں گے۔ ان کی راہ میں کوئی روک، روک نہیں بن سکتی +

اخبار قادیان

مورخہ ۲/۷۶ کو مکرم رشید احمد خان صاحب چیف انجینئر مع اہلیہ محترمہ طہران سے زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

مورخہ ۲/۷۶ کو محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی مع اپنی بیٹی زاہدہ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب بعدروا (بیج بہاڑہ کشمیر) سے زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

— مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش ابھی تک مکمل طور پر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ نیز مکرم سائیں عبد الرحمٰن صاحب بوجہ دمہ بیمار ہیں ہر دو کی کامل (بقیہ کالم ۲ پر)

وصیتیں

وصیت نمبر ۱۸۶/۱۱ — میں اسماعیل خاں ـ ولد مکرم مراد خان صاحب مرحوم ـ قوم پٹھان (احمدی) پیشہ ٹیلرنگ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۷ء ـ ساکن سورو ـ ڈاکخانہ سورو ـ ضلع بالاسور ـ صوبہ اڑیسہ ـ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے ـ اس وقت میرا گذارہ ٹیلرنگ سے ہے ـ جس سے اندازاً مجھے ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے ـ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ـ اور تازندگی اپنی ماہوار آمد کے مطابق حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ـ اپنی زندگی میں جو بھی جائیداد پیدا کروں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

العبد ـ اسمعیل خاں موصی ـ گواہ شد ـ جلال الدین انسپکٹر بیت المال نزیل سورو ـ گواہ شد ـ سید محمد یونس عفی عنہ ـ گواہ شد ـ شیخ سلیمان ـ گواہ شد ـ سید سلام الدین ـ

وصیت نمبر ۱۸۸/۱۱ — میں دی کے ابراہیم ولد ابوبکر صاحب مرحوم ـ قوم مالاباری ـ پیشہ لکڑی کا کاروبار عمر ۵۰ سال ـ تاریخ بیعت ۱۹۷۰ء ـ ساکن مرکرہ ـ ڈاکخانہ مرکرہ ـ ضلع کورگ ـ صوبہ کرناٹک ـ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

میری اس وقت جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ـ مجھے اس وقت تخمیناً مبلغ ۲۰۰/- روپے کی آمدنی ہوتی ہے ـ اسی پر میرا گذارہ ہے ـ میں اسکا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ـ یہ میری آمدنی کی کمی وبیشی پر حاوی ہوگی ـ اگر آئندہ میں کسی قسم کی جائیداد بناؤں گا ـ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتا رہونگا ـ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

العبد ـ دی کے ابراہیم C/o Hill Road مرکرہ ـ گواہ شد ـ پی ـ ایچ عثمان C/o Hill Road مرکرہ ـ گواہ شد ـ محمد فاروق انسپکٹر بیت المال قادیان ـ

وصیت نمبر ۱۸۹/۱۱ — میں محمد عمر تیماپوری ولد مکرم عبدالعزیز صاحب اُستاد ـ قوم احمدی مسلمان ـ پیشہ ملازمت ـ عمر ۲۳ سال ـ پیدائشی احمدی ـ ساکن قادیان ـ ڈاکخانہ قادیان ـ ضلع گورداسپور ـ پنجاب ـ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ـ البتہ میرا گذارہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ کی صورت میں ماہوار آمد ۱۷۰/- روپے پر ہے ـ میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں انشاء اللہ جب بھی میری آمد میں اضافہ ہوگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا ـ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ـ نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

العبد ـ محمد عمر تیماپوری ـ گواہ شد ـ مرزا وسیم احمد ـ گواہ شد ـ عبدالقادر دہلوی ـ

وصیت نمبر ۱۹۰/۱۱ — میں زینت بی بی بیوہ مکرم محترم خاں صاحب مرحوم ـ قوم شیخ ـ پیشہ کاشتکاری ـ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ـ ساکن نرگاؤں ـ ڈاکخانہ تلسی پور ـ ضلع کٹک ـ صوبہ اڑیسہ ـ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے ـ

(۱) ـ زیورات ۲ ۱/۲ تولہ جس کی قیمت ۱۵۰۰/- روپے ہے ـ (۲) ـ زمین ۲ ایکڑ جن کی قیمتوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ـ ۲۲ گھونٹ کی قیمت ۱۵۰۰/- ـ ۲۸ گھونٹ کی قیمت ۳۵۰۰/- ـ کل ۵۰۰۰/- ـ

انکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے ـ میں اپنی ان تمام جائیدادوں کا جن کی کل قیمت ۶۵۰۰/- روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ـ میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں ـ یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

الامۃ ـ زینت بی بی زوجہ محترم خان صاحب مرحوم ـ گواہ شد ـ محمد خان سکریٹری مال بینکال ـ گواہ شد ـ جلال الدین انسپکٹر بیت المال ـ

وصیت نمبر ۱۹۱/۱۱ — میں کے ـ ایس ـ او ـ ایم خضر فی الدین ولد مکرم ا عثمین ابراہیم صاحب ـ قوم ماریکر ـ پیشہ تجارت ـ عمر ولادت ۲۰ جولائی ۱۹۱۷ء ـ تاریخ بیعت پچیس سال قبل ـ ساکن میلاپالم ـ ڈاکخانہ میلاپالم ـ ضلع تریتل ویلی ـ صوبہ تامل ناڈو ـ

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

(۱) ـ میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ـ

مال تجارت پچیس ہزار روپیہ ـ فرنیچر دکان اور گھریلو سامان پانچ ہزار روپیہ ایک گھڑی اڑھائی صد روپیہ ـ پرانی تین سائیکل چار صد روپیہ ـ ایک ٹیپ ریکارڈ اور ایک ریڈیو دو ہزار روپیہ ـ کل میزان بتیس ہزار چھ صد پچاس روپیہ ۳۲۶۵۰/- ـ (۲) ـ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ـ (۳) ـ میری سالانہ آمد جو تجارت سے ہوتی ہے ـ چھ ہزار پانچ سو ساٹھ روپے ۶۵۶۰/- ہے ـ میں اپنی جائیداد اور اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ـ جو منقولہ جائیداد کے اس سے بڑھ جانے پر اور غیر منقولہ پیدا ہونے پر ہر دو پر بھی حاوی ہوگی ـ گویا بوقت وفات جو بھی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اسکا حصہ جائیداد ادا نہ کیا ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ بقلم ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد ـ

العبد ـ کے ـ ایس ـ او ـ ایم خضر فی الدین ـ گواہ شد ـ ایم پی احمد ـ گواہ شد ـ ایم سلطان پیلی جماعت اناثم ـ

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

تربیت مشکل ہوتی ہے لیکن بہرحال اس کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہیئے ـ (۴) وہ منافقین جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں ہم ان کی مرض کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا مستقبل ان کے ماضی سے زیادہ بھیانک ہوتا ہے ـ وہ اصلاح کے دعویٰ کے پردے میں فتنہ پھیلاتے ہیں ـ ایسے لوگ بھی اگر کوشش کریں تو ان کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر ان سے بہرحال ہوشیار رہنا چاہیئے ـ

حضور نے فرمایا امریکہ میں رہنے والے احمدیوں میں بھی ان چاروں قسم کے لوگ موجود ہوں گے ہمارے امریکن احمدی بھائیوں کو چاہیئے ـ کہ وہ کمزور ایمان والوں کی بجائے ان لوگوں کا نمونہ اختیار کریں جو اعلیٰ درجہ کے ایمان باللہ پر استقامت کے ساتھ قائم ہیں اور دعاؤں اور تدابیر کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے لئے ممد و معاون بن کر پاک ماحول پیدا کرنے اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں ـ

حضور نے فرمایا ان امور کا ساری جماعت سے بھی تعلق ہے سب احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ایمان باللہ کا اقرار کرنے کے بعد ثبات قدم کا ثبوت دیں اور استقامت کے ساتھ ایسے اعمال بجا لائیں جن کے نتیجہ میں وہ رضائے الٰہی کی جنتوں کے وارث ہوں اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے کوشاں رہیں ـ

خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ہم پر رکھے اور کسی قسم کا کوئی فتنہ ہماری راہ میں روک نہ بن سکے ـ آمین

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۳/۱/۷۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قبل از خطبہ جمعہ مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا ـ

۱ ـ مکرمہ وحیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان کا نکاح مکرم شمس الدین صاحب ولد مکرم میاں سلیم احمد صاحب ساکن امروہہ کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر ـ

۲ ـ مکرمہ صوفیہ بیگم سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد صبغت اللہ صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ بنگلور کا نکاح مکرم شریف عالم صاحب ولد مکرم عاشق حسین صاحب پولیس سروس بھاگلپور (بہار) کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر ـ

۳ ـ مکرمہ امۃ النصیر شریٰ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد کا نکاح مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ولد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۰۰۰/- روپے حق مہر ـ

اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے باعث برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

ناظر امور عامہ قادیان

اشاعت اسلام کا عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ضروری اعلان برائے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

از نظارت علیا قادیان

نظارت ہذا میں بعض جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی طرف سے یہ امر دریافت کیا جا رہا ہے کہ مقامی طور پر وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کس حد تک صدر صاحب کے ماتحت ہیں اور کس حد تک اپنے کام کے لحاظ سے خود مختار ہیں ۔ اس بارہ میں جہاں تک صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کا تعلق ہے ان کی روشنی میں مقامی عہدیداران کے فرائض کے بارہ میں جو وضاحت کی گئی ہے ، درج ذیل ہے :-

"ہر مقامی جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات کے اغراض و مقاصد کے ماتحت مقامی طور پر مختلف عہدیدار مقرر کرے ۔ یہ عہدیدار مرکزی صیغہ جات کے افسرانِ اعلیٰ کی ہدایت کے ماتحت اپنے اپنے صیغہ کے متعلق مقامی حلقہ میں کام کریں گے ۔ اور تمام ضروری اور مناسب ریکارڈ رکھیں گے ۔"

"مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں یہ امتیاز ہوگا کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا ۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اُسے اپنے وجوہات تحریر میں لا کر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار رہوگا ۔ لیکن پریذیڈنٹ بہرحال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا ۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایت کے پابند ہوں گے ۔"

"ہر مقامی جماعت میں مرکزی نظارت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک عہدیدار ہوگا جو اس صیغہ کا سیکرٹری کہلائے گا ۔ مثلاً سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت ۔ سیکرٹری تعلیم و سیکرٹری بیت المال وغیرہ ۔ یہ عہدیدار نظارت متعلقہ کی ہدایت کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ میں کام کریں گے ۔"

مذکورہ بالا قواعد کی روشنی میں مقامی انجمن میں تمام عہدیدار یعنی سیکرٹری صاحبان اپنی اپنی نظارتوں کی ہدایات کے پابند اور ان کے سامنے جواب دہ ہوں گے ۔ اور متعلقہ نظارتوں سے جو ہدایات اور پروگرام و اعلانات ان کو بھجوائے جاتے ہیں وہ ان کی انجام دہی میں مقامی طور پر اپنے کام کے لئے پروگرام مرتب کرنے کے مجاز ہیں ۔

البتہ چونکہ امیر یا پریذیڈنٹ مقامی جماعت کے نگران ہوتے ہیں اور مجلس عاملہ کے صدر ۔ اس لئے جملہ سیکرٹری صاحبان کو اپنے کسی پروگرام کو مرتب کرتے وقت یا اس پر عمل کرتے وقت مشورۃً زبانی یا تحریری امیر یا پریذیڈنٹ کے نوٹس میں لے آنا چاہیئے ۔ تاکہ سیکرٹری صاحبان کے مرتب کردہ پروگرام میں جو کسی وجہ سے ایک ہی وقت میں ترتیب دیا گیا ہو ۔ وقت یا دن کے لحاظ سے ٹکراؤ نہ ہو ۔ بلکہ باہمی مشورہ اور تعاون سے جو اُمور سرانجام دیئے جائیں گے وہ جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گے ۔ اور اس سے جماعت میں تعاون اور یک جہتی کا جذبہ پیدا ہوگا ۔

اس لئے تمام سیکرٹری صاحبان سے نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ وہ جماعتی اُمور میں آپس میں مل جل کر اگر باہمی صلاح و مشورہ سے اپنے فرائض سرانجام دیں گے تو اس سے نہ تو اُن کی خود مختاری پر حرف آئے گا ۔ اور نہ ہی کسی مرحلہ پر کسی عہدیدار کو شکوہ کا موقعہ پیدا ہوگا ۔

مقامی انجمنوں کے علاوہ دیگر تنظیمیں ، مجلس انصار اللہ ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ وغیرہ اپنے اپنے پروگرام اور اجلاسات وغیرہ کرنے میں خود مختار ہیں ۔ اور براہِ راست اپنی اپنی تنظیموں کے لحاظ سے اپنے اپنے مرکزی نظام کے ماتحت اور اُن کی ہدایات کی پابند ہوتی ہیں ۔

اس اعلان سے یہ نتیجہ مرتب کرنا درست نہیں ہوگا کہ اگر کسی وقت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ یا کسی اور عہدیدار یا کسی اور تنظیم کی طرف سے کسی جگہ جلسہ وغیرہ کا پروگرام ترتیب دے کر اعلان کیا گیا ہو تو دوسری تنظیمیں بھی اسی وقت علیحدہ اپنا پروگرام یا جلسہ وغیرہ منعقد کریں بلکہ ایسی صورت میں اگر کسی عہدیدار یا تنظیم کی طرف سے جلسہ وغیرہ یا کسی تربیتی اجلاس کا پروگرام ہو تو اس وقت دوسری تنظیموں کو اس سے تعاون کرنا چاہیئے ۔

اُمید ہے کہ اس اعلان کو مقامی جماعتیں مجلس عاملہ کے روئداد کے رجسٹر میں ریکارڈ کر کے آئندہ اس کے مطابق عمل درآمد کریں گی ۔ تاکہ آپس میں تعاون ، اتحاد اور یک جہتی اور پیار و محبت کی رُوح پیدا ہو اور یہ امر جماعت کی ترقی کا باعث ہو ۔

اگر اس اعلان سے قبل کسی جماعت کو اس سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے کوئی ہدایت دی گئی ہو تو وہ اِس اعلان کے بعد کالعدم قرار پائے گی ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست دعا :- برادرم مکرم سید عبد الغنی صاحب (پورہ بہار) کی والدہ محترمہ چند یوم سے بیمار چلی آرہی ہیں ۔ جس کی وجہ سے ان کو بہت پریشانی ہے ۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار : محمد اکرم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ۔

"یہ مسلمان" اور "وہ حاجی" ——— اداریہ بقیہ صفحہ ۲

تو پھر آپ ہی کے نائب کی آمد سے استغناء کیسا ؟

پس شر و فساد کی عالمگیر صورتِ حال اور مسلمانوں کی رُوحانی زبوں حالی ، دلوں سے متاعِ ایمان کا لُٹ جانا سب کیفیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ کسی رُوحانی مُصلح کی بہرحال ضرورت ہے ۔ اور یقین جانو کہ مَوعُود مسیح کا نزول ہوچکا ۔ مہدی معہود وقت پر ظاہر ہوچکا ۔ اس کے ذریعہ وہ عظیم الشان کام بھی ہونے لگا جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الہاماً بتایا گیا تھا کہ ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مُسلماں را مُسلماں باز کردند

اسی مقدس وجود کے ذریعہ نام کے مُسلمانوں کو کام کے مُسلمان بنا دیا گیا ۔ اُسی کے انفاسِ قدسیہ سے ایسی جماعت تیار ہوگئی جس نے ساری دُنیا میں اسلام کے نام کی اور سچے اور پکے مُسلمانوں کے کام کی لاج رکھ لی ۔ احمدیت ، اسلام ہی کی زندہ اور عملی تصویر ہے ۔ احمدیت ، اسلام کی صحیح اور معقول تعبیر ہے ۔ احمدیت ، اسلام کا ایسا روشن اور تابناک مستقبل ہے جس کے آثار دُنیا کے کونے کونے میں احمدیوں کی بے مثال قربانیوں اور عملی کارناموں میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔ احمدی ، قرآنی تعلیمات کا عملی نمونہ ہیں اور باقی دُنیا کے دل محبت اور پیار کے ساتھ جیت لینے کے لئے سرگرم عمل ہیں ۔ نہ صرف تحریر و تقریر سے بلکہ مخلوقِ خدا کے ساتھ سچی اور بے لوث ہمدردی کے ہر ممکن عملی پہلو سے بھی ——!!

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ؛

(محمد حفیظ بقاپوری)

درخواست دعا :- مکرم محمد یامین صاحب ندیم لنڈن سے صدقہ کی مد میں پندرہ پونڈ کی رقم بھجواتے ہوئے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا :- خاکسار کی اہلیہ محترمہ امید سے ہیں ۔ چند دنوں سے طبیعت ناساز ہے ۔ میرے اس سے قبل پانچ لڑکے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمائے اور یہ مرحلہ آسانی سے گزار دے آمین ۔ خاکسار محمد ظہور حسین ۔ کٹک (اڑیسہ)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱ - سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں ۔
۲ - گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح ۔ مسجد اقصیٰ ۔ مختلف مناظر ۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ ۔ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں ۔
۳ - عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر ۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC.38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE: 2551
P.B.NO. 128
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, Second Main Road,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.

PHONE NO. 76360.

منظوری عہدیداران و ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

(برائے سال ۱۳۵۵ ہش ۱۹۷۶ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اِس سال ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۱۹۷۶ء کے لئے مندرجہ ذیل صدر انجمن احمدیہ قادیان کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جن کے اسماء احباب کی اطلاع کے لئے پیش ہیں :۔

(۱) خاکسار مولوی عبد الرحمٰن فاضل — ناظر اعلیٰ و صدر مجلس۔
(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب — ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ناظر اُمور عامہ۔
(۳) مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ — ناظر جائداد و تعمیرات۔
(۴) مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوزؔ — ناظر تعلیم۔
(۵) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب — ناظر بیت المال خرچ۔
(۶) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب — ناظر بیت المال آمد۔
(۷) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب — ممبر صدر انجمن احمدیہ۔
(۸) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد — ″ ″ ″ ″
(۹) مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال — ″ ″ ″ ″
(۱۰) مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر — ″ ″ ″ ″

ناظر اعلےٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمرؔ انسپکٹر بیت المال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ اڑیسہ۔ ایم پی۔ کلکتہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۵ر فروری ۷۶ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۲/۷۶	کٹک	۱۶/۳/۷۶	۲	۱۸/۳/۷۶
پٹنہ۔آرہ	۱۶/۲/۷۶	۲	۱۸	سرلو نیاگاؤں	۱۸	۱	۱۹
مظفرپور	۱۸	۱	۱۹	بھبنیشور	۱۹	۱	۲۰
ادرین	۲۰	۱	۲۱	خوردہ کیرنگ	۲۰	۳	۲۳
مونگھیر	۲۱	۱	۲۲	نرگاؤں	۲۳	۱	۲۴
خان پور ملکی	۲۲	۱	۲۳	مانگاگوڑا نیاگڑھ	۲۴	۱	۲۵
بلاری	۲۳	۱	۲۴	سونگھڑہ	۲۶	۱	۲۷
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۴	۳	۲۷	کیندرہ پاڑہ	۲۷	۱	۲۸
پکوڑ	۲۷	۱	۲۸	چودوار	۲۸	۱	۲۹
رانچی براستہ بھاگلپور	۲۹	۲	۲/۳/۷۶	غنچہ پاڑا	۲۹	۱	۳۰
جمشید پور چائے باسہ	۲/۳/۷۶	۲	۴	کرڈاپلی	۳۰	۱	۳۱
روڑکلہ	۵	۲	۷	پنکال	۳۱	۱	۱/۴/۷۶
برہ پردا	۸	۱	۹	کوٹ پلہ	۱/۴/۷۶	۱	۲
مدنی پور جھوبھنڈار	۱۰	۳	۱۳	کٹک	۲	۱	۳
سورو	۱۴	۱	۱۵	کلکتہ و مضافات	۴/۴/۷۶	۱۰	۱۴/۴/۷۶
بھدرک	۱۵	۱	۱۶				

درخواست دُعا :۔ میرے بھائی بشیر احمد صاحب لون بی۔ اے پارٹ فرسٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار : عبد السلام لون۔ رشی نگر (کشمیر)

وقفِ جدید کے اُنّیسویں نئے سال کا اعلان!

اور

اس میں ایک نئے باب کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر صلح ۱۳۵۵ ہش/۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں "وقفِ جدید" کے نئے اُنّیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے شعبۂ تبلیغ میں ایک نئے اور نہایت ہی اہم باب کا آغاز فرمایا ہے۔ جس سے انشاء اللہ العزیز مُعلّمین کی تکلیف دہ کمی دُور ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے ایسے احباب جو اپنا پُورا وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر سکتے لیکن وہ خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔ اُنہیں وقفِ جدید کے انتظام کے ماتحت تین ماہ یا کم از کم ایک ماہ کے لئے تبلیغ کے کام کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ واپس جاکر اپنے ماحول میں آنریری طور پر بلا معاوضہ اصلاح و تربیت کا کام کریں گے۔ جس سے معلّمین کی کمی دُور ہو جائے گی۔ اور جملہ جماعتوں اور تمام علاقوں میں تربیت و تبلیغ کا کام تسلّی بخش طور پر سر انجام پانا شروع ہو جائے گا۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلانِ ہذا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی جماعتوں میں حضور کی اس نہایت ہی اہم تحریک کو مؤثر رنگ میں پیش فرمادیں۔ اور ایسے احباب کے اسماء جو اس کام کے اہل ہوں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ دفتر وقفِ جدید بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ اور اپنے امام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس بابرکت اور عظیم الشان تحریک میں شامل ہوں۔

چندہ وقفِ جدید کے بارہ میں بھی تاکیداً عرض ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں بھجوائی جائیں۔ بقایا جات کی وصولی کے لئے کوشش فرمائی جاوے۔ نئے سال سے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوائے جاویں۔ معاونینِ خاص اور دفتر "اطفال" کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران

برائے یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ امام نگر

(۱) پریذیڈنٹ — مکرم محمد محسن حسین صاحب
(۲) نائب پریذیڈنٹ — ″ عبد العظیم صاحب
(۳) سیکرٹری مال — ″ رضاء الحق صاحب
(۴) سیکرٹری تبلیغ و تربیت — ″ عبد العظیم صاحب

اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور ہر آن اُن کا مُعین و مددگار رہے۔ آمین۔

ناظر اعلےٰ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امسال بی۔ ایڈ کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ جو عنقریب ہونے والا ہے۔ تمام احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُنہیں محض اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار :۔
بی۔ ایم۔ داؤد احمد۔ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۷۶ء رجسٹرڈ نمبر جی/ڈی پی ۳